احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 4- مئی 1999ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر 18

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

منگل 4- مئی 1999ء - 17 محرم الحرام 1420 ہجری - 4- ہجرت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 97

اولین جنتی

حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- میرے سامنے وہ اولین لوگ پیش کئے گئے جو جنت میں داخل ہوں گے - شہید اور پاکدامن جو حرام اور سوال سے پرہیز کرنے والا ہو اور وہ بندہ جو اللہ کی عبادت عمدگی سے کرے اور اپنا آقاؤں کا بھلا چاہے-

(جامع ترمذی کتاب فضائل الجهاد باب فی ثواب الشهيد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندھیرا جس قدر بڑھتا ہے خدا مجھے اسی قدر نور اور اطمینان دیتا ہے (حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور کے شہداء کا ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

آنے والی نسلیں ظلم کا بدلہ نہ لیں بلکہ ہم سے بڑھ کر اخلاق دکھائیں

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30- اپریل 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 30- اپریل 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے شہدائے احمدیت کا ذکر فرمایا اور پاکستان کے دردناک حالات کے حوالے سے دعا کی تحریک کی حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا کہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر شہید کی بیگم عزیزہ نصرت نے مجھے خط لکھا ہے کہ اس خیال سے بے حد خوشی ہوئی کہ غلام قادر کی شہادت کی وجہ سے شہیدوں کا تذکرہ خطبات میں شروع ہوا ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی شہادت سے شروع کرکے دیگر شہداء کا بھی تذکرہ ہوگا مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میرے خاوند کی شہادت اس تذکرہ کا آغاز بن گئی ہے۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تذکرے کے نتیجے میں اٹھنے والی دعاؤں میں میرے خاوند کو بھی شامل کر لے۔ حضور نے فرمایا یہ بڑا پیارا تبصرہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور کی شہادتوں میں حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کا ذکر فرمایا جن کی شہادت کی خبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس وقت ملی جب حضور 1924ء میں لندن کے دورے پر تھے۔ حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو 31- اگست 1924ء کو صرف احمدی ہونے کے جرم میں افغانستان کے امیر امان اللہ کے حکم سے سنگسار کر دیا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف افغانستان سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان تشریف لائے اور 1919ء میں ان کو افغانستان کے احمدیوں کی تربیت کے لئے بھجوایا گیا۔ ان کو جولائی 1924ء میں گرفتار کیا۔ پھر رہا کیا گیا۔ پھر دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ حضور نے مولوی نعمت اللہ صاحب کا ایک خط بھی پڑھ کر سنایا جو انہوں نے قید خانے سے لکھا تھا۔ جب ان کو سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو آپ گھبرانے کی بجائے مسکرا رہے تھے آپ نے شہادت سے قبل نوافل ادا کئے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کی شہادت کی خبر ملنے پر فرمایا کہ ہم کو اس وقت اپنے اس فرض کو نہیں بھلانا چاہئے جس کی خاطر ہمارے پیارے بھائی نے جان کی قربانی دی۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب اور مولوی نور علی صاحب کابل کی شہادت کا ذکر فرمایا جن کو 5- فروری 1925ء کو سنگسار کرکے شہید کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو فرمایا جب ہماری آنے والی نسلوں کو اللہ تعالیٰ بادشاہت عطا کرے گا تو احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ان ظالموں کے ظلم کا بدلہ نہ لیں بلکہ طاقت حاصل ہونے کے باوجود اعلیٰ اخلاق دکھائیں۔

حضرت شیخ احمد فرقانی صاحب کی عراق میں شہادت کا ذکر بھی حضور نے فرمایا جو 16- جنوری 1935ء کو شہید کئے گئے حضرت ولی داد خان صاحب آف افغانستان کو 15- فروری 1939ء کو شہید کیا گیا۔ ان کے ڈیڑھ ماہ کے بچے کو بھی شہید کر دیا گیا۔

پاکستان میں ہونے والی پہلی شہادت ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب کی تھی۔ جو حضرت قاضی محمد اسلم صاحب کے خاندان میں سے تھے۔ ان کو 31- اگست 1948ء کو کوئٹہ میں شہید کیا گیا۔ ان کو پتھر اور چھرے مار کر شہید کیا گیا بعد وفات ان کے جسم پر 26 زخموں کے نشان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا اس قسم کے واقعات جماعت احمدیہ کی ترقی کا موجب بنتے ہیں اس لئے زیادہ سے زیادہ وقت دعوت الی اللہ میں صرف کریں۔

اوکاڑہ میں ماسٹر غلام محمد صاحب کو 1950ء میں شہید کیا گیا۔ حضور نے فرمایا ایک انگریز کا یہ فقرہ ان حالات پر صادق آتا ہے کہ سب سے زیادہ بھیانک ظلم اس ملک میں ہوتا ہے جہاں قانون مجرم بن جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے راولپنڈی کے چوہدری بدردین صاحب لدھیانوی کی شہادت کا ذکر فرمایا جن کو 10- اکتوبر 1950ء کو شہید کیا گیا۔ اس کے علاوہ مولوی عبدالغفور صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ کی شہادت 'مولوی داؤد جان صاحب کابل کی شہادت '1956ء کا ذکر فر[illegible] محمد احمد خان ابن خان میر خان افغانستان کی شہادت کا ذکر فرمایا اور ان کی اہلیہ مریم سلطانہ کا ذکر فرمایا جو اپنے خاوند کی نعش حاصل کرنے کے لئے اکیلی گئیں اور [illegible] بہادری کی ناقابل فراموش مثال رقم کرکے اپنے خاوند کی نعش حاصل کی۔

حضور نے فرمایا کہ جتنے بھی احمدیوں کو شہید کیا گیا ان کے قاتلوں کے انجام کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اور دیکھیں کہ خدا کی تقدیر نے کس طرح ان کو پکڑا۔ آخر میں حضور نے دردناک حالات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مظلوم کی چکی میں سارے لوگ پیسے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ آمین

بہت سے عبداللطیف

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے 96 برس پیشتر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے حادثہ شہادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی تھی کہ "کابل کی سرزمین پر یہ خون اس تخم کی مانند ہے جو تھوڑے عرصہ میں بڑا درخت بن جاتا ہے اور ہزارہا پرندے اس پر اپنا بسیرا کرتے ہیں"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 52-53)

نیز اپنے ایک کشف کی بناء پر خبر دی کہ :- "اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں .... خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی"۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ 52-53)

خدا کی عدالت

میرٹھ سے ایک شخص احمد حسین شوکت نے ایک اخبار "شحنہ ہند" جاری کیا ہوا تھا۔ اس اخبار نے جماعت کے خلاف ایک دل آزار ضمیمہ شائع کیا۔ جس پر جماعت میرٹھ کے صدر اور معزز زمیندار نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عرض کیا کہ ضمیمہ کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں فرمایا -

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے یہ گناہ میں داخل ہوگا کہ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں"

(سیرت مسیح موعود حصہ اول صفحہ 113 مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم مطبوعہ قادیان 12- مئی 1924ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خدا کے بندوں سے پیار کرنا سیکھو چاہے دل میں یہ نیت ہو کہ اللہ مجھ سے پیار کرے

اگر خدا کے بندوں سے پیار کرو گے تو اللہ ضرور پیار کرے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 5۔ فروری 1999ء بمطابق 5 تبلیغ 1378 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

گزشتہ خطبے میں بیوگان، یتامیٰ، مجبور، محصور عورتوں اور بچوں پر رحم کی تعلیم کے تعلق میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی روشنی میں ایک مضمون شروع کیا گیا تھا جو میں سمجھتا ہوں کہ اس خطبے میں بھی جاری رہنا چاہئے کیونکہ اس کے کچھ پہلو ابھی قابل ذکر باقی تھے۔

سب سے پہلے تو میں ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں جو اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتے ہیں۔ کئی دفعہ لوگوں کو جب سمجھایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم چاہتے تو ہیں نرمی کرنا مگر ہمارے دل میں ایک سختی ہے جس پر قابو پانا مشکل ہے تو ان کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ نصیحت کام دے سکتی ہے جو مسند احمد بن حنبل سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ دیکھیں کوئی پہلو بھی ایسا باقی نہیں قیامت تک کے لئے جس پر آنحضور ﷺ نے روشنی نہ ڈالی ہو اور کوئی مشکل ایسی نہیں جس کا حل نہ تجویز فرما دیا ہو اور وہی حل بہترین ہے جو آنحضور ﷺ تجویز فرماتے ہیں۔ "اپنی سخت دلی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم پڑ جائے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر دست شفقت رکھ۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ براہ راست جب دکھ سے واسطہ پڑتا ہے اور دکھ دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو دل کی سختی از خود دور ہو جاتی ہے۔ یہ بہت ہی عجیب نسخہ ہے جس کی طرف عام طور پر دھیان نہیں جاتا۔ گھر میں اگر کوئی اپنی عورتوں سے اور بچوں سے زیادتی کرتا ہے تو اس کے دل کی سختی کا علاج باہر کے یتیم اور باہر کے ضرورت مند کے سر پر دست شفقت کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ باہر کسی یتیم کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے، کسی مسکین کو کھانا کھلاتا ہے تو اسے از خود دل میں ایسے لوگوں کے لئے ہمدردی پیدا ہو جائے گی اور اپنے گھر میں بھی جب کمزوروں سے وہ تعلق قائم کرے گا یعنی گھر کے کمزوروں سے تو ظاہر بات ہے کہ یہ تجربہ جو مسکین کو کھانا کھلا کر خوشی محسوس کرنے کا تجربہ ہے اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنے سے جو طبعی طور پر دل میں ایک کشادگی پیدا ہوتی ہے اس سے اس کی اندرونی اصلاح ہو جائے گی۔ یہ بہت گہرے نفسیاتی نکتے ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا آپ کو دنیا کے کسی روحانی طبیب کے نسخوں میں نہیں ملیں گے۔

ایک اور روایت سنن ابی داؤد سے لی گئی ہے اور حضرت معاویہ القشیری کی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ہماری عورتوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ عورتوں سے ہمیں کیا سلوک کرنا چاہئے۔ فرمایا اس میں سے انہیں کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور جو تم پہنتے ہو اسی جیسا انہیں بھی پہناؤ۔ یہ تو نہیں کہ گھر میں پھٹے پرانے کپڑے پہنے عورت پھرتی ہو اور چونکہ اس نے باہر نہیں جانا اس لئے پتہ بھی نہ لگے کسی کو کہ گھر میں کیا پہن رکھا ہے اور باہر جب انسان پھرے تو سوٹڈ بوٹڈ اور جس طرح بھی سج دھج کے جا سکتا ہے ویسا جائے۔ فرمایا ویسا ہی پہناؤ یعنی یہ مطلب نہیں کہ جو مردوں والے کپڑے ہیں پہناؤ، مطلب یہ ہے کہ اچھے کپڑے پہنتے ہو تو گھر میں بھی عورتوں کو اچھے کپڑے پہناؤ اور انہیں نہ مارو اور برا بھلا بھی نہ کہو۔

عام طور پر لوگ جو قرآن کریم کی تعلیم میں بعض حالات میں مارنے کی اجازت کا ذکر ملتا ہے اس کا غلط استنباط کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ کھل جاتے ہیں۔ فرمایا ان کو نہ مارو اور ان کو برا بھلا بھی نہ کہو اور ان کی غلطیاں نہ پکڑا کرو کہ ہر وقت تلاش رہے کہ کوئی غلطی کرے تو بتاؤ کہ تم نے یہ غلطی کی ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب النکاح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت ملتی ہے اور اس کا تعلق ایک وسیع علاقے سے ہے۔ صحیح بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی دی تو میں اہل عراق کی بیواؤں کو ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ انہیں میرے بعد کسی اور آدمی کی محتاجی نہ رہے گی۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس ملک عراق پر نظر تھی اور جس کی بیواؤں اور یتیموں کے لئے آپ نے ایک ایسا نظام جاری فرمایا آج وہی عراق ترس رہا ہے ایک "عمرؓ" کو ترس رہا ہے اور یہ حال سب دنیا میں پھیلا پڑا ہے بیواؤں اور یتیموں کا کوئی والی اور کوئی سہارا دینے والا باقی نہیں رہا۔

تو یہ حدیث خصوصیت کے ساتھ میں آپ کے سامنے اس لئے رکھنا چاہتا ہوں کہ اہل عراق کو اور وہاں کے مظلوم بچوں اور عورتوں اور بیواؤں اور یتامیٰ اور ان سب کو جو بہت مصیبت میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا کوئی سامان کرے ورنہ ان پر بہت زبردست اور ظالم مسلط ہو چکے ہیں ان کے ظلم سے بچانے کے لئے ہمارے پاس اور کوئی راہ نہیں سوائے اس کے کہ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

جس ملک میں بیواؤں، یتامیٰ اور مساکین کا خیال نہ رکھا جائے اس ملک کا حال تو وہی ہوتا ہے جو سعدی نے بوستان میں کہا ہے کہ وہ چراغ جو ایک بیوہ عورت نے جلایا تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اس سے ایک شہر جل گیا۔ بڑی پُر حکمت بات ہے ایک بیوہ عورت نے چراغ جلایا وہ کون سا چراغ جلاتی ہے جس سے شہر جل جاتا ہے اس کے دل کا دکھوں کا چراغ مراد ہے۔ یہ مراد نہیں کہ اپنے گھر میں چراغ جلایا اس سے شہر جل گیا۔ گھر کے چراغ سے تو اس کا گھر ہی جل سکتا تھا مگر اس نے دل میں ایک دکھ کا چراغ جلایا ہے تو تم نے دیکھا ہوگا کہ اس سے شہر جل گیا۔ تو اب تو شہروں کی باتیں نہیں ملکوں کی باتیں ہیں۔ ایسے ملک جن میں بیواؤں، یتیموں کی آہیں بلند ہو رہی ہیں، مسکینوں اور غریبوں کی آہیں بلند ہو رہی ہیں، خود سوزیاں کرتے ہیں بھوک سے نڈھال ہو کر اور تڑپ کر اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں۔ ان سے سارا ملک

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر جل نہ جائے تو کیا ہو۔ سارے ملک کو ان کی آہیں آگ لگا دیں گی اور لگا رہی ہیں اور کوئی سمجھنے والا نہیں' کوئی دیکھنے والا نہیں۔ اس کے لئے اہل دل ہونا ہی کافی نہیں اہل بصیرت ہونا بھی ضروری ہے۔ اہل دل تو اس غم میں جلتے ہیں لیکن اہل بصیرت اس کی تدبیریں بھی سوچتے ہیں۔

اور اسی پہلو سے جماعت احمدیہ کو میں نصیحت کرتا ہوں اور ہمیشہ کرتا رہتا ہوں کہ اہل دل ہی نہ ہوں اہل بصیرت بھی بنیں اور اپنے ارد گرد کچھ ماحول کو تو روشن کریں جس سے روشنی پا کر پھر آہستہ آہستہ وہ روشنی باقی جگہ پھیلنی شروع ہو جائے۔ یہ نصیحت آپ کو پہلے بھی کی تھی اب پھر میں دوبارہ اس بات کی تکرار کر رہا ہوں کہ جس ملک میں بھی احمدی دیکھیں کہ بھوکوں' پیاسوں' غریبوں' یتیموں کی پرورش کرنے والا' ان کے سر پر ہاتھ رکھنے والا کوئی نہیں وہ خود اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لیں اور ان کے ارد گرد ایک روشنی کا چراغ روشن کر دیں۔ بعض دفعہ اس کے نتیجے میں اگرچہ انسان کی توفیق تھوڑی بھی ہو خدا تعالیٰ کے فضل سے نتائج بہت اچھے نکل آتے ہیں اور بڑے وسیع نتائج نکلتے ہیں۔

اور اس ضمن میں ایک بات میں یہ بھی عرض کر دوں کہ جب میں یتامیٰ کی بات کرتا ہوں تو اردو محاورے میں یتیم محض ایسے شخص کو نہیں کہتے جس کا باپ نہ ہو بلکہ ایسے شخص کو بھی نہیں کہتے جو چھوٹا ہو اور غیر شادی شدہ ہو۔ یتیم ایک اردو محاورہ ہے اور اس محاورے کے پیش نظر بعض دفعہ شادی شدہ مرد کو بھی یتیم کہہ دیتے ہیں اور بعض عورتیں جو شادی شدہ ہوں' بچوں والی ہوں ان کو بھی' یتیم سی عورت ہے بیچاری تو بیوہ تو نہیں کہیں گے اس کو لیکن یتیم کہہ دیا جاتا ہے۔ تو یتیم کا لفظ وسیع الاثر ہے۔ وسیع المعانی ہے اور یاد رکھنا چاہئے کہ عورتیں ہی نہیں مظلوم ہوتیں مرد بھی مظلوم ہوتے ہیں اور ایسے مظلوم ہوتے ہیں جن کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ بیچارہ یتیم سا گھر میں پڑا ہوا ہے اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یتیمی ایک اندرونی کمزوری کا نام ہے دراصل یعنی اردو میں جب لفظ یتیمی کا استعمال دیکھیں گے تو اندرونی طور پر ایک کمزوری ہے جس کے نتیجے میں یتیم پیدا ہوتا ہے۔

تو مرد عورتوں پہ ظلم کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور اس سلسلے میں میں خطبات دیتا رہتا ہوں لیکن بعض مرد کہتے ہیں کہ ہمارا بھی تو ذکر کرو' ہم پر بھی تو ظلم ہوتا ہے اور ایسے بیچارے لوگ ہیں جو واقعتہً گھر سے باہر زندگی زیادہ سے زیادہ کاٹتے ہیں کیونکہ گھر جانا ان کے لئے مصیبت بن جاتا ہے۔ اسی ضمن میں ایک لطیفہ بھی بیان ہوا ہے کہ ایک شخص اپنے دوست کو بتا رہا تھا کہ میرا کتنا کام ہے اس نے کہا دیکھو اتنے گھنٹے میں دفتر میں صرف کرتا ہوں' اتنے گھنٹے فلاں دکان پر ملازمت کرتا ہوں' اتنے گھنٹے فلاں کام کرتا ہوں' اتنے گھنٹے فلاں جگہ کام کرتا ہوں تو گھر کے لئے دو چار گھنٹے صرف بچتے تھے تو اس نے بڑے تعجب سے کہا کہ تمہیں آرام کا کوئی وقت نہیں ملتا۔ اس نے کہا یہی تو آرام کا وقت ہے جب گھر سے باہر میں خرچ کرتا ہوں وقت یہی تو میرے آرام کا وقت ہے گھر تو ایک عذاب ہے۔ تو ایسے لوگ بھی ہیں بیچارے جن کی بیویاں ظالم ہوتی ہیں اور ان کے لئے گھر جانا ایک مصیبت بن جاتا ہے۔

تو لفظ یتیم کو ان عام اور وسیع معنوں میں میں جب دیکھتا ہوں تو اس پہلو سے بھی بہت سی نصیحت کی باتیں ہیں جو جماعت کے سامنے کرنی چاہئیں۔ اول تو وہ مرد جن کا یہ حال ہو ان کی آپ مدد براہ راست کچھ نہیں کر سکتے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ ان کے اندر ایک دفعہ جب کمزوری پیدا ہو چکی ہو تو اس کا پھر کوئی علاج نہیں۔ ایسے مردوں کے اوپر بیویوں کو دھونس جمانے کے سوا اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا اور ان کی اندرونی کمزوری ہے جس کا علاج ممکن نہیں ہے۔ شروع شادی میں تو ہو سکتا تھا لیکن جب ایک لمبے عرصے تک ایک عورت کے سامنے مرد آنکھ نہیں اٹھا سکتا تو وہ آنکھیں پھر اٹھنے کے قابل ہی نہیں رہتیں ہمیشہ یہی حال رہتا ہے اور اس ضمن میں ساری دنیا کا ادب بھرا ہوا ہے لطیفوں سے اور کہانیوں سے کہ ایسی عورتیں جو خاوندوں پر دندناتی پھرتی ہیں ان کے خاوند بیچارے کیسی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہمارے اپنے تجربے میں بھی ایسے بہت سے احباب ہیں جن کا یہی حال ہے بیچاروں کا۔

لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں عورت خوش کبھی نہیں رہتی اس لئے یہ نصیحت میں خاوندوں کو کرنے کی بجائے عورتوں کو کر رہا ہوں۔ خاوند بے چارے تو بے اختیار ہیں۔ اب ان کے ہاتھ سے معاملہ آگے نکل چکا ہے' کچھ بھی نہیں کر سکتے سوائے یتیمی کے رونے کے ان کے پلے کچھ نہیں رہا باقی لیکن عورتوں کو خود اپنا خیال کرنا چاہئے۔ میں نے گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے ایسی عورتیں کبھی بھی خوش نہیں رہتیں۔ نہ ان کی اولادیں خوش رہ سکتی ہیں نہ ان کی اولادوں کی تربیت ہو سکتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے مرد کو قوّام بنایا ہے جس بیچاری عورت کا مرد قوّام نہ ہو وہ اس طرح اندرونی غصے نکالتی ہے لیکن اس کی کچھ پیش نہیں جاتی۔

تو عورتوں کو چاہئے کہ ہوش کریں اور ایسے لوگوں کی عزت کریں' ان کے ساتھ عزت سے پیش آئیں' اپنے گھر کو ان کے لئے جنت بنائیں۔ اگر وہ اپنے گھر کو خاوندوں کے لئے جنت بنائیں گی تو ان کے پاؤں تلے ان کے بچے بھی جنت حاصل کریں گے۔ اگر خاوندوں کے لئے وہ اپنے گھروں کو جنت نہیں بنائیں گی تو ان کے پاؤں تلے سے بچوں کے لئے جہنم تو مل سکتی ہے' ان کو جنت نصیب نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسی ماؤں کے بچے گستاخ ہو جاتے ہیں جن کی مائیں خاوند سے گستاخ ہوں۔ ان کے بچے صرف باپ سے ہی گستاخ نہیں ہوتے بلکہ ماں سے بھی گستاخ ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ سوچ کر' غور کے بعد میں نے یہی سمجھا ہے کہ ایسے خاوندوں بیچاروں کو تو میں نصیحت نہیں کر سکتا' ان کا یتم تو اب موت ہی دور کر سکتی ہے۔ لیکن عورتوں کو نصیحت کرنی چاہئے اور ان کی بھلائی میں ہے یہ بات۔

دوسرا پہلو ایک خاص طور پر عورتوں کی طرف توجہ کا یہ ہے کہ وہ سارا جماعتی نظام سے ہی تعلق رکھتا ہے کہ عورتوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے نظام جماعت کو بیواؤں کی شادی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ورنہ بعض دفعہ شفقت کے ہاتھ کی بجائے ظالم کا ہاتھ عورت کے سر پہ چلا جاتا ہے۔ بیواؤں کے متعلق اسلامی فقہ کی رو سے ان کو اپنی ذات میں ایک آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ان کا کوئی اور دوسرا ولی نہیں ہوتا وہ خود ہی اپنا ولی ہوتی ہیں اور ایسے بھیڑیئے بھی ہیں جو بھیڑوں پر ہاتھ رکھنے کی بجائے جیسا کہ ظاہر ہے' وہ ہاتھ رکھنے کے بہانے ان کا خون چوس جاتے ہیں۔

تو قرآن کریم نے اس کا جو حل پیش کیا ہے جو بیواؤں کے نکاح کے متعلق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ بیواؤں کو نکاح کرنے چاہئیں اور بیواؤں کے نکاح کرایا کرو۔ لیکن اس راہ میں ہمارے ملک کا معاشرہ حائل ہوا ہے۔ بدقسمتی سے بیوہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اگر بیٹھی رہے اپنے خاوند کے نام پر تو یہی اس کے لئے بہتر ہے۔ یہ ظلم ہے اور یہ فضا ظلم ہے جس فضا میں ایسی عورت دم لیتی ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ میرا بیٹھا رہنا میری عزت کی نشانی ہے۔

ہندوؤں میں جو جل جانے کی رسم تھی' ستی ہو جانے کی وہ اسی وجہ سے جاری ہوئی ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے نصیحت پکڑیں۔ وہ عورت جس کو یہ نظر آ رہا ہو کہ اب ساری زندگی میں نے دکھوں میں کاٹنی ہے اور ایک خاوند کے نام پر' اس کی عزت کے نام پر میں نے انتہائی مظلومیت کی زندگی بسر کرنی ہے' وہ بعض دفعہ یہ پسند کرتی ہے ورنہ ہندو معاشرے میں تو بہت حد تک یہ پسند کرتی تھی کہ وہ زندہ جل جائے مگر ساری زندگی نہ جلتی رہے۔ پس مسلمانوں کو جن کا ہندوؤں سے ایک قرب ہے' ان کی ہمسائیگی میں رہتے ہیں کئی سو سال سے اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں ان سے نصیحت پکڑنی چاہئے تھی اور بیواؤں کی شادی کے متعلق ضرور توجہ کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود(۔) کا ایک اقتباس میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں "اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا سمجھتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بی بی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔" پس جتنی بھی احمدیوں میں ایسی بیوائیں ہیں جن کی شادی ممکن ہے بعض ایسی ہیں جن کی شادی ممکن نہیں ہوتی بعض وجوہ سے وہ الگ مسئلہ ہے اس کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دوسرے رستے سوچ جاسکتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "اس لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کرلینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔"

اب دیکھیں کتنا بڑا لقب حضرت مسیح موعود(-) دے رہے ہیں۔ "ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔"

(ملفوظات جلد 5 طبع جدید- ص 47)

اب یہاں حضرت مسیح موعود(-) نے نکاح نہ کرنے کے لئے بھی ایک کھڑکی کھول دی ہے۔ حضرت مسیح موعود(-) کا کلام جو ہے وہ اس پہلو سے بہت ہی عارفانہ ہے جس سلسلے میں جو نصیحت فرماتے ہیں اس کے ہر پہلو پر نظر رکھتے ہیں اور کوئی نہ کوئی استثناء بھی بیچ میں رکھ دیتے ہیں۔ تو دیکھیں فرمایا "جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے۔"

پس بعض ایسی بیوہ عورتیں ہیں جن کی عمر شادی کی بھی گزر چکی ہوتی ہے اور برے خیالات پیدا ہوتے ہی نہیں دل میں۔ تو اب وہ بیچاریاں یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے اوپر بھی ایک قسم کا انذار ہے کہ اگر ہم شادی نہیں کریں گی تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہوگا۔ وہ مستثنیٰ ہیں اور بعض ایسی پاکدامن عورتیں بھی مستثنیٰ ہیں جو چھوٹی عمر میں بیوہ رہ جاتی ہیں لیکن ان کا دل کلیۃً پاک رہتا ہے اور اتنا پاک ہوتا ہے کہ کسی اور کی نظر ہی نہیں پڑتی ان کے اوپر، ان کی زندگی کا رہن سہن ہی مختلف ہو جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود(-) نے یہ جو شرط رکھ دی، بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرلے۔"

برے خیالات سے ڈرے اور نابکار عورتوں کی لعن طعن سے نہ ڈرے۔ اب ایسی عورت کو جو طعنے دیتی ہیں عورتیں وہ نابکار ہیں ان کو فاسق و فاجر فرمایا گیا ہے۔ یہ عورت تو پاکدامن ہے اس لئے نکاح کر رہی ہے تو اس کی پاکدامنی کی راہ میں حائل ہو کر اس کو طعنے دیتی ہو تو گویا وہ نابکار نہیں تم نابکار ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول(-) نے اس تعلق میں قرآن کریم کی ایک آیت سے استنباط کرتے ہوئے بہت ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں واللہ عزیز حکیم چونکہ لوگ بیوہ کے نکاح کے بارے میں کہتے ہیں یہ ہماری عزت کے خلاف ہے اس لئے فرمایا کہ میرا نام عزیز ہے۔ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں، میں یہ حکم دیتا ہوں" بحیثیت عزت والے کے، عزیز ہونے کے میں یہ حکم دیتا ہوں کہ نکاح کرلو۔ تو تمہاری اور کون سی عزت ہے جو اللہ سے بڑھ کر عزت ہے۔ جب تمام عزتوں کا مالک حکم دے رہا ہے تو عزت اسی میں ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

"اور لوگ کہتے ہیں کہ بیوہ کا نکاح نامناسب ہے اس لئے فرمایا ہم حکیم ہیں" عزیز کے ساتھ حکیم بھی فرمادیا کہ صاحب حکمت تو میں ہوں یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف میں عزت والا بلکہ صاحب حکمت ہوں اور جن لوگوں نے اپنے طور پر کوئی حکمت سوچی ہوئی ہے کہ بیوہ کا نکاح کرنا حکمت کے خلاف ہے وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ فرماتے ہیں "اس لئے فرمایا ہم حکیم ہیں۔ ہر قسم کی حکمت کو خوب سمجھتے ہیں اس لئے یہ حکم دیا جو نامناسب نہیں۔" یہ ضمیمہ اخبار بدر قادیان 29- اپریل 1909ء میں شائع ہوا۔ (بحوالہ حقائق الفرقان جلد نمبر1 ص 375)

حضرت مصلح موعود(-) تفسیر کبیر جلد ششم ص 245 میں لکھتے ہیں۔ "قومی اخلاق کی درستی کے لئے بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں" "قومی اخلاق کی درستی کے لئے بیوائیں قوم میں نہ رہنے دی جائیں" ایک تو بیواؤں کا اپنا حق ہے، ایک قوم کا حق ہے کہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں۔ "بلکہ ان کی شادی کر دی جائے اسی طرح غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کی جائے۔" یہ قرآن کریم کی آیت کے حوالے سے تھا یہاں اب غلامی کا تو سوال نہیں ہے۔ لیکن تفسیر کبیر میں چونکہ پرانے زمانے میں جب غلامی کا رواج عام تھا اس کی باتیں ہو رہی ہیں اس لئے اس کا تعلق پہلے زمانے سے ہے۔

"اور شادی میں مالی کمزوری کو مدنظر نہ رکھا جائے اور جو شادی کر ہی نہ سکیں وہ اپنے اخلاق کی درستی کا خاص طور خیال رکھا کریں۔" (تفسیر کبیر جلد ششم ص 245) اب شادی کر ہی نہ سکیں میں ایک اور بات بھی ہے جو قابل توجہ ہے کہ ہر عورت بیچاری کے بس میں تو نہیں ہوتا کہ وہ شادی کرلے۔ بعض عورتیں شکل و صورت کی کمزور ہوتی ہیں اور کئی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں کہ رشتے آتے ہیں دیکھ کر وہ چلے جاتے ہیں۔ اب اگر وہ بیوہ بھی ہو تو اس بیچاری کا کیا بس۔ کوئی خاوند بھی تو ہونا چاہئے یعنی ہونے والا خاوند جس کے ساتھ شادی کی جائے اس پر مجھے انگلستان کے ایک پرائم منسٹر کا قول یاد آگیا جو بہت گہری عقل والا اور دلچسپ قول ہے۔ اس نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ جہاں تک میری حکومت کی پالیسی کا تعلق ہے میں اس بات کے حق میں ہوں کہ سب عورتوں کی شادی ہونی ضروری ہے مگر سب مردوں کی شادی ہونی ضروری نہیں۔ اب یہ لفظ اس نے کہہ دیا سب مردوں کی شادی ضروری نہیں تو ظاہر بات ہے کہ عورتوں کی بھی نہیں ہو سکے گی پھر۔ اپنی طرف سے اس نے عورتوں کی حمایت میں اعلان کیا ہے کہ میری حکومت کی پالیسی دیکھو کیسی عمدہ ہے میں چاہتا ہوں کہ ہر عورت کی شادی کروادی جائے لیکن مردوں پر میں یہ حکم نہیں ڈال سکتا۔ وہ اگر شادی نہیں کریں گے تو عورتوں کی شادی کیسے ہو جائے گی۔

تو ایسی عورتیں بھی تو ہیں بیچاری جن کے اختیار میں نہیں ہے کہ شادی کرنا چاہیں بھی تو شادی کر نہیں سکتیں تو ایسی عورتوں کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ وہ اپنے اخلاق کی درستی کا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ اب یہ ذمہ داری عورتوں پر آجاتی ہے اور اس میں بیوائیں ہی نہیں بلکہ کنواری عورتیں بھی جن کو انگریزی میں Spinster کہتے ہیں بڑی عمر کی ہوتی چلی جاتی ہیں اور شادی نہیں ہوتی وہ بھی اس میں داخل ہیں، ان کا بھی یہ پھر ذاتی فرض بن جاتا ہے معاشرہ بھی ان کی مدد کرے ان کے اخلاق کی حفاظت میں اور ذاتی طور پر وہ بھی اپنا خاص طور پر خیال رکھا کریں۔ بعض عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے بچوں کی خاطر شادی نہیں کی ان پر کوئی حرف نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے اخلاق کی حفاظت کرتی ہوں اور ان کے اخلاق کی حفاظت کا ثبوت پھر یہ ہے کہ ان کی زندگی کی کیفیت ہی بدل جایا کرتی ہے اور بچے بھی سمجھتے ہیں کہ ایک پاکدامن ماں کے سائے تلے ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔

تو کوئی قاعدہ کلیہ ایسا تو نہیں بنایا جاسکتا کہ جس کے نتیجے میں ادھر کوئی بیوہ ہوئی ادھر اس کی شادی کا انتظام کردیا جائے، نہ یہ دیکھا جائے کہ بچوں کا کیا حال ہوگا۔ بعض دفعہ ایک حکم ایک دوسرے حکم کے مقابل پر کھڑا ہو جایا کرتا ہے۔ یعنی جہاں بیوگان کا خیال رکھنے کی تعلیم ہے وہاں یتامیٰ کا بھی تو حق ہے۔ پس اگر کوئی ماں یہ سمجھے کہ میرے شادی کرنے سے میرے یتیم بچے رُل جائیں گے تو ایک شرعی عذر کے مقابل پر ایک شرعی عذر ہو جائے گا اس لئے اس کو دین کا باغی قرار نہیں دیا جاسکتا مگر شرط یہی ہے کہ وہ پھر اپنے اخلاق کی بطور خاص حفاظت کرے۔

اب میں آخر پر ایک ایسا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو دعا کی خاطر بھی ہے اور بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کوششیں جو کسی نے قادیان میں کی تھیں وہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت رنگ لاچکی ہیں اور کتنے تھوڑے روپے، کتنی محنت سے ایک شخص نے کام کیا تھا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا میں اسی کے ثمر پھیلے پڑے ہیں اور یہ دعا کی تحریک بھی ہے اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قادیان میں جو بناء ڈالی گئی تھی اس پر بہت بڑی بڑی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ خدا نے اس چھوٹی سی بناء کو ضائع نہیں فرمایا۔ میری مراد حضرت میر محمد اسحاق صاحب(-) کے ذکر خیر سے ہے۔ آپ عاشق تھے اس بات کے کہ یتامیٰ کی خدمت کریں۔ لفظ یتیم کے ساتھ ان کا نام اس طرح منسلک ہو چکا ہے تاریخ میں کہ کبھی بھی الگ نہیں کیا جاسکتا۔ اس ضمن میں آپ کا جو کردار تھا میں اس کے اوپر ساری باتیں تو بیان نہیں کر سکتا، بہت سی ہیں جو میری اپنی آنکھوں دیکھی ہیں مگر جو کچھ بھی تاریخ میں محفوظ ہے اس میں سے کچھ صفحے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک وقت تھا کہ باقاعدہ نظام کے طور پر یتیموں وغیرہ کا خیال رکھنے کا کوئی نظام نہیں

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ مورخ نے یہ اسی سے نتیجہ نکالا ہے کہ تسلی بخش انتظام نہیں تھا۔ مراد یہ ہونی چاہئے اصل میں کہ یتیموں کی خبرگیری تو جماعت ہر جگہ کر ہی رہی تھی اپنے طور پر کر رہی تھی مگر نظام جماعت کے طور پر کوئی ایسا تسلی بخش انتظام نہیں تھا مثلاً قادیان میں اگر یتامیٰ کا خیال رکھنے والے گھر موجود تھے تو بیرون قادیان بھی تو بہت سے ایسے یتامیٰ تھے جو ضرورت مند بھی تھے اور وہ خود قادیان کے گھروں میں آ کر نہیں پل سکتے تھے تو مراد یہ ہے کہ ایسا انتظام نہیں تھا جو جماعتی انتظام ہو اور محض قادیان کے ضرورت مندوں کو نہ دیکھے بلکہ ہندوستان بھر میں پھیلے ہوئے ضرورت مندوں کی ضرورتیں دیکھے۔

اس ضمن میں **حضرت میر محمد اسحاق صاحب (-) نے ایک بہت ہی اہم تاریخی کردار ادا کیا تھا۔** یکم مئی 1926ء میں آپ نے دارالشیوخ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور اس کا نام دارالیتامیٰ نہیں رکھا بلکہ دارالشیوخ رکھا کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اردو محاورے میں یتیم اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کا پرسان حال کوئی نہ ہو تو وہ بڈھے بھی اس میں رکھے جاتے تھے جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو ان کو اگر چھوڑ دیا جائے تو یتیموں کی طرح زندگی بسر کریں تو دارالشیوخ نام رکھا اور اس میں غریب اور معذور بچے بلکہ بعض بوڑھے بھی کافی تعداد میں رہتے تھے اور حضرت میر صاحب اپنی پرائیویٹ کوشش کے ذریعے ان کے اخراجات مہیا فرمایا کرتے تھے۔

اب یہ جو پرائیویٹ کوشش ہے اس سلسلے میں وہ کوشش چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (-) کی نظر میں تھی اور آپ نے ایک خاموش تقریر کے ذریعے یعنی جس کو زبان تقریری کہتے ہیں یعنی بولے بغیر تائید کر دیں کسی بات کی تو اس کو تقریری تائید کہا جاتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نے چونکہ نظام جماعت کی طرف سے آپ کو پکڑا نہیں کہ کیوں ایسا کام شروع کر رہے ہو جس کی نظام جماعت اجازت نہیں دیتا اس لئے حضرت میر صاحب نے بھی اس کا یہی نتیجہ نکالا اور واقعۃً یہی نکلتا تھا کہ حضرت مصلح موعود خوش ہوئے اس بات سے کہ جماعت میں ایسے ادارے کی بناء ڈالی جا رہی ہے جس نے آگے جا کر بڑی عمارت بن جانا تھا۔ حضرت میر صاحب سارے اخراجات اپنی پرائیویٹ کوشش سے پورے کر لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو تعلیم بھی دلواتے تھے، جامعہ احمدیہ میں داخل کرتے تھے جو ہائی سکول میں جانا چاہے اس کو ہائی سکول میں داخل کروایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس پہلو سے بہت سے بچے ہیں جو مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ان پر نظر کریں تو بعد میں خدا تعالیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا اتنے بڑے بڑے مقامات اور مراتب تک پہنچے ہیں اور مالی لحاظ سے بھی ان کو ایسی کشائش نصیب ہوئی کہ بعد میں انہوں نے لکھو کھہا دوسرے یتیم بچوں پر خرچ کیا اور دوسری بیواؤں وغیرہ پر خرچ کیا۔

اس سلسلے میں دو تین واقعات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک حکیم عبداللطیف صاحب شاہد کا بیان ہے۔ وہ کہتے ہیں میری دارالشیوخ میں تین سال تک بطور مہتمم تقرری کے زمانے میں بیسیوں طالب علم قادیان بغرض تعلیم آئے۔ جب خاکسار آپ کی خدمت میں یعنی آپ (-) حضرت میر صاحب کی خدمت میں ایسے کسی طالب علم یا غریب آدمی کو داخلے کے لئے پیش کرتا تو تین سال کے لمبے عرصہ میں مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کسی ایک کے داخلے میں بھی کبھی لیت و لعل سے کام لیا ہو۔ جو عربی دان ہیں وہ اسے لَیْتَ وَلَعَلَّ پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر اردو ڈکشنری میں لیت و لعل کہنا ہی کافی ہے۔ اردو ڈکشنریاں اسی کی تائید کرتی ہیں جب اردو کلام میں بات کی جائے تو لیت و لعل کہنا چاہئے۔ بہرحال جو بھی ہے یہ ضمنی سی بحث ہے۔

کہتے ہیں میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی لیت و لعل سے کام لیا ہو۔ دارالشیوخ میں کسی فرد کے داخلے کے بعد آپ نے نہ صرف اس کی ضروریات کا پورا خیال رکھا بلکہ اس کو بیکار بھی نہیں رہنے دیتے تھے۔ اگر کوئی شخص طلب علم کی خواہش کرتا تو اسے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں داخل فرما دیتے۔ اگر کوئی درزی وغیرہ کا کام سیکھنا چاہے تو اسے وہاں پر انچارج درزی خانہ مرزا مہتاب بیگ صاحب کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ مرزا مہتاب بیگ صاحب کی اپنی دکان تھی درزی کی تو انچارج نہیں کہنا چاہئے۔ مالک درزی خانہ جو مرزا مہتاب بیگ تھے کیونکہ بہت نیک دل، بہت بزرگ انسان تھے اس لئے حضرت میر صاحب انہی کے سپرد کر دیا کرتے تھے ماہر بھی بہت تھے، کہ وہ خود ان بچوں کا خیال رکھیں اور ان کو سکھائیں۔

اسی طرح ایک محرر تھے منشی محمد یٰسین صاحب جو نظارت ضیافت میں محرر ہوا کرتے تھے۔ قادیان کے پرانے لوگ ان کو اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دارالشیوخ میں ایک سو پچھتر کے قریب افراد کے کھانے کے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی تھی اور اس کا فنڈ بڑا کمزور تھا، کوئی جماعتی فنڈ نہیں تھا ایک دفعہ قاضی نور محمد صاحب مرحوم ہیڈ کلرک نظارت ضیافت نے عرض کیا کہ اب دارالشیوخ میں دو ہزار قرض ہو گیا ہے۔ حضرت میر صاحب سے عرض کیا کہ اب اس کا کیا کریں۔ فرمایا کل عصر کے بعد تانگہ لانا اور میرے ہمراہ چلنا۔ (اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ کی آواز رقت سے گلوگیر ہو گئی۔ مرتب) مجھے اس پہ درد اس لئے پیدا ہو رہا ہے کہ حضرت میر صاحب اس وقت بہت بیمار تھے، بخار کی حالت تھی لیکن یتیموں کی خاطر آپ نے فرمایا "اور تانگہ لانا میرے ساتھ چلنا" میں ایک یہ بھی حکمت ہے بڑی تکلیف اٹھا کر آپ یتیموں کی ضرورتیں پوری کیا کرتے تھے۔ دارالشیوخ کے لئے چندے کی تحریک کرنی ہے۔ دوسرے دن تانگہ لایا۔ ہم دونوں سوار ہو گئے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر مرحوم کے گھر کے پاس حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب ملے۔ نواب عبداللہ خان صاحب بھی بڑے فیاض تھے اور ضرورت مند یتامیٰ وغیرہ کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ اتفاق سے اللہ تعالیٰ کی شان کہ پہلے ہی ان سے واسطہ ہوا۔ حضرت نواب صاحب نے حضرت میر صاحب سے مصافحہ کیا۔ نواب صاحب نے مصافحہ کے بعد فرمایا۔ ماموں جان آپ کو بخار ہے۔ یہی وہ بیماری کی حالت ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا کہ بخار جب تک کسی نے مصافحہ نہیں کیا نہیں پتہ چلا، خود نہیں بتایا، اس کو بھی نہیں بتایا جس کو کہا تھا میرے ساتھ چلو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی اس نیکی سے پردہ اٹھانا تھا اس لئے ایک ایسا شخص ملا جس نے اپنا گھر کا بڑا سمجھ کر مصافحہ کیا اور کہا ہیں! آپ کو تو بخار ہے فرمانے لگے ہاں کچھ بخار تو ہے مگر دارالشیوخ پر کچھ قرضہ ہو گیا ہے اور اس کے لئے چندہ کرنے کو محلہ دارالرحمت جا رہا ہوں۔

انہوں نے، نواب عبداللہ خان صاحب نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پچاس روپے نکالے اور اسی وقت پیش کر دیئے۔ مجھے فرمایا یعنی یٰسین صاحب کی روایت ہے مجھے فرمایا کہ جیب میں رکھتے جاؤ۔ جب نواب صاحب کچھ آگے نکل گئے تو فرمایا "بوہنی تو اچھی ہو گئی" بوہنی کہتے ہیں جو دکاندار دکان کھولتا ہے تو پہلا سودا جو ہوتا ہے اس کے اوپر اس کی نظر ہوتی ہے۔ یہ مشہور ہے کہ اگر پہلا سودا اچھا ہو جائے تو سارا دن اچھا گزر جاتا ہے۔ تو وہ تو پتہ نہیں لوگوں کا اچھا گزرتا ہے کہ نہیں۔ میر صاحب تو خدا کی خاطر نکلے تھے۔ بوہنی بھی خدا نے کروائی تھی اور دن بھی لازماً اچھا گزرنا تھا۔ فرمایا بوہنی تو اچھی ہو گئی ہے۔ غرض محلہ دارالرحمت میں پہنچے۔

اب مجھے سمجھ نہیں آئی کہ محلہ دارالرحمت کا کیوں انتخاب کیا ہے شاید لفظ رحمت میں کچھ آپ نے ایسی بات دیکھی کہ اللہ کی رحمت کی تلاش میں نکلا ہوں تو دارالرحمت میں جانا چاہئے۔ مغرب کی نماز کے بعد تحریک کی گئی۔ اس میں ایک اور بزرگ کا بھی ذکر **مل گیا ہے جن کو خود بھی غریبوں اور مسکینوں کی خدمت کا بہت شوق تھا وہ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری تھے، ان سے تقریر کروائی۔** معلوم ہوتا ہے طبیعت کافی خراب تھی ورنہ حضرت میر صاحب خود بہت اچھے مقرر تھے اور ایسی باتیں جو دل پر اثر انداز ہونے والی ہوں اس میں تو آپ کو تقریر کا ایسا ملکہ تھا کہ بعض تقریروں میں وہ لوگ جو شامل ہوئے ہیں پرانے زمانے کے جو زندہ ہیں ابھی تک جانتے ہیں کہ شروع سے آخر تک لوگوں کی چیخیں نکل جایا کرتی تھیں بڑا دردانگیز بیان ہوا کرتا تھا۔ خود بھی روتے تھے لوگوں کو بھی رلایا کرتے تھے تو اس وقت، اتنی اہم تحریک کے وقت خود نہ اٹھنا یہ بھی میرے نزدیک اس بات کی علامت ہے کہ آپ کو توفیق نہیں تھی اس وقت۔ بہرحال مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے تقریر کی۔ اہل محلہ

نے خوب چندہ دیا- غلہ بھی دیا-

پھر دوسرے دن بھی گئے اور اس دن دار الفضل گئے اور پھر یہ سلسلہ جاری رکھا- یہاں سے شروع ہوا رحمت سے پھر فضل پھر دوسرے محلوں میں بھی جاتے رہے- ایک ہفتے کے اندر اندر اڑھائی ہزار روپیہ جمع ہو گیا' غلہ اس کے علاوہ تھا- قاضی صاحب سے فرمانے لگے جب کمی ہو جائے گی پھر بتانا' پھر میں اسی طرح اکٹھے کرلوں گا-

حضرت حافظ عبد العزیز صاحب مؤذن (بیت) اقصیٰ کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک معزز احمدی قادیان تشریف لائے- وہ بوجہ عدیم الفرصتی کے ایک گھنٹے کے لئے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو آئے تھے کہیں باہر سے آئے تھے- صاحب حیثیت تھے اور بالکل مختصر ملاقات کے لئے پھر واپس چلے جانا تھا- حضرت میر صاحب (-) ایسے لوگوں کی تاک میں رہا کرتے تھے تاکہ ان کو بھی ثواب میں شامل کرلیں- جانتے تھے کہ صاحب حیثیت ہیں تو طریقہ بہت اچھا ڈھونڈا- انہوں نے فوراً بھائی احمد دین صاحب ڈنگوی کی دکان سے ان کے لئے لسّی اور ناشتے کا انتظام کیا' ان کو ساتھ لے کر دار الشیوخ میں تشریف لائے- جب لسّی اور ناشتہ پیش کیا تو ویسے بھی اس وقت آنے والے کی عزت افزائی ہونی چاہئے تھی' مہمان کی خدمت ہونی چاہئے تھی تو ذاتی طور پر جب ان کو لسّی کا ناشتہ وغیرہ ملا تو بہت خوش ہوئے تو کہا آیئے میں آپ کو دار الشیوخ بھی دکھادوں-

دار الشیوخ میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جماعت کے یہ یتیم اور مسکین ہیں- ایک بہت پیاری بات کہی "یہ میرا باغ ہے میں نے یہ باغ لگایا ہے" دیکھو خدا تعالیٰ نے اس باغ کو ساری دنیا میں پھیلا دیا- اس کثرت سے یہ باغ ملک ملک لگ رہے ہیں- میں آپ کو یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اس زمانے میں نیکی اور خلوص اور تقویٰ نے جو بنیادیں ڈالی تھیں انہی پر یہ عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں- وہ بیج جو بوئے گئے تھے وہ اس وقت باغ کہلانے کے ابھی حقیقت میں مستحق نہیں تھے کیونکہ تھوڑے سے چند پودے تھے- اب تو وہ عالمی باغ بن گئے' تمام جہان پر ان کا عرصہ محیط ہو چکا ہے- فرمایا اللہ کی خاطر لگایا ہے آپ بھی اس کی آبیاری میں حصہ لیں- وہ احمدی دوست چند منٹ میں آپ کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ پانچ صد روپے کی رقم ان یتامیٰ کی اعانت کے لئے پیش کردی-

اب یہ جو پانچ صد کی رقم ہے بظاہر دیکھنے میں اگرچہ اس وقت کے لحاظ سے بڑی تھی مگر پھر بھی کچھ نہیں- اب واقعہ یہ ہے کہ میں بعض ایسے یتامیٰ کو جو یہاں پلے تھے دار الشیوخ میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں جنہوں نے زندگی بھر ایک کروڑ روپے کے قریب دوسرے یتامیٰ اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ کئے ہوں گے تو براہ راست وہ پودے جو وہاں لگے تھے ان کا فیض بھی پھیلا ہے' ان کی جڑیں بھی پھیلی ہیں' ان کی شاخیں بھی پھیلی ہیں اور بڑے وسیع علاقوں پر محیط ہو گئی ہیں اور وہ سارے احمدی جو اس زمانے میں غریبوں' مسکینوں' یتیموں کی خدمت پر مامور رہا کرتے تھے اللہ کی خاطر ان کی دعاؤں' ان کی کوششوں کو دیکھ کر اللہ نے کیسا سن لیا ہے- آج تمام عالم پر خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود (-) کا یہ باغ لہلہا رہا ہے- حضرت مسیح موعود جو فرماتے ہیں -

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

یہ وقت خزاں ہے' دیکھو دنیا میں ہر جگہ یتیموں' بیواؤں' بے سہاروں کو پوچھنے والا کوئی بھی نہیں- آج جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستان بھی جل رہا ہے' آج عراق بھی جل رہا ہے' بنگلہ دیش بھی جل رہا ہے' سیاست دان بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں' بڑے بڑے وعدے دلاتے ہیں اور ووٹ مانگنے کے لئے ہر قسم کی لالچیں دیتے ہیں ووٹ کھا جاتے ہیں اور ان کا پیٹ خالی رہتا ہے جن کا ووٹ کھا جاتے ہیں پس سارا زمانہ محتاج ہے' سارا زمانہ فقیر ہو چکا ہے اس کا کچھ علاج کرو-

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں-

"آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج" اور کچھ نہیں تو اس آگ کو تمہاری آنکھ کا پانی بجھادے گا- دل میں درد پیدا کرو اور آنکھ کے پانی سے اس کا علاج کرو- سعدی ہی نے ایک موقع پر یہ کہا کہ خشک سالی اور فاقہ کشی اور غربت کا ایک موقع پر یہ عالم تھا سارے ملک کا کہ سب پانی خشک ہو گئے تھے سوائے یتیم کی آنکھ کے پانی کے- بہت پیاری بات کہی ہے سب پانی خشک ہو گئے مگر یتیم کی آنکھ کا پانی خشک نہیں ہوا- آج وقت ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ سب دنیا کے پانی سوکھ جائیں مگر اے احمدیو! تمہاری آنکھ کا پانی نہ سوکھے- آج تمہاری ہی آنکھ کا پانی ہے جو ان باغوں کی آبیاری کرے گا- اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ پانی ہے جو اس آگ کو بجھائے گا-

پس میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ جماعت کو یہ توفیق بخشے گا' بخش رہا ہے اور بھی بخشے اور بخشتا چلا جائے- آج اگر آپ نے دنیا کا ساتھ چھوڑ دیا تو کوئی دنیا کا ساتھ دینے والا نہیں رہے گا- ہر نیکی کی بناء جماعت احمدیہ ہے' ہر نیکی کا استحکام جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو چکا ہے- پس اللہ کے فضل کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے دعاؤں میں بھی آنکھ کا پانی برسے اور ان معنوں میں بھی برسے کہ ان پودوں کی آبیاری آپ کرنے والے ہوں' جتنی توفیق ہو اس کے مطابق ان باغوں کو لہلہاتا ہی رکھے ہمیشہ- خدمت خلق کے باغات ہیں اللہ تعالیٰ ہماری توفیق کو بڑھائے- یہ بنیادی مقاصد میں داخل ہے- دو ہی تو مقصد ہیں اللہ سے تعلق اور بنی نوع انسان سے تعلق اور اللہ کا تعلق منحصر ہے اس بات پر کہ بنی نوع انسان سے تعلق ہو- اللہ کا تعلق افضل ہے مگر شروع بنی نوع انسان کے تعلق سے ہوتا ہے اگر بنی نوع انسان سے تعلق نہیں ہے تو پھر خدا بھی اپنی رحمت اور شفقت کا ہاتھ اٹھا لیا کرتا ہے-

خدا کے بندوں سے پیار کرنا سیکھو چاہے دل میں یہ نیت ہو کہ اللہ مجھ سے پیار کرے اگر خدا کے بندوں سے پیار کروگے تو اللہ ضرور پیار کرے گا- ابو ادھم کی وہ کہانی جو سب دنیا میں مشہور ہوئی یہاں تک کہ انگلستان میں اس پر بڑی بڑی نظمیں لکھی گئیں- وہ یہی تو بات کہتی ہے ابو ادھم ایک دفعہ حج کے دوران رات کو لیٹے ہوئے تھے غنودگی کی حالت میں یہ کشف دیکھا کہ فرشتے ہاتھ میں کتاب لئے کچھ لکھ رہے ہیں- انہوں نے پوچھا کہ کیا لکھ رہے ہو- انہوں نے کہا ان لوگوں کے نام لکھ رہے ہیں جن کو خدا سے محبت ہے- تو انہوں نے کہا میرا نام تلاش کرو' نام نہ نکلا- پھر دیکھا یہ دوسری کتاب' یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ان لوگوں کی کتاب ہے جن کو اللہ کے بندوں سے محبت ہے اس میں ابو ادھم کا نام سرفہرست تھا- پھر دوسرے دن یا اسی کشف کی حالت کی بات ہے پھر دیکھا کہ ایک اور کتاب اٹھائے پھر رہے ہیں انہوں نے کہا یہ کون سا رجسٹر ہے اس میں کن لوگوں کے نام ہیں؟ کہا کہ جن سے اللہ محبت کرتا ہے- دیکھا تو سب سے اوپر ابو ادھم کا نام تھا جس کا خدا کے بندوں کی خدمت پہ نام تھا اس کا خدا کی محبت میں بھی نام تھا اگرچہ بظاہر یہ نہیں تھا کہ خدا سے محبت کرتا ہے اس کے بندوں سے محبت کرتا تھا مگر جب اللہ کی محبت کی باری آئی تو اس کا نام سرفہرست تھا جو اللہ کے بندوں سے محبت کرتا تھا-

پس اسی دعا پر میں اس خطبے کا اختتام کرتا ہوں کہ خدا کرے کہ ہمیشہ رہتے وقتوں تک جماعت کا نام ان رجسٹروں میں لکھا جائے جن میں ان کے نام ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے-

(الفضل انٹرنیشنل لندن 26 مارچ 1999ء)

اخلاقِ فاضلہ یہ ہیں کہ بغیر کسی معاوضہ کے بنی نوع کی خدمت کی جائے

دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں- اخلاص اور محبت شعبہ ایمان ہے- آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے اور تقویت عطا کرے- اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے- اسی کا نام انسانیت ہے ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگذر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے- یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 571)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھی عبدالحق مرحوم جہلمی پیرانی سالہ کی وجہ سے سخت کمزوری اور ذہنی معذوری کا شکار ہیں۔ عرصہ چھ ماہ سے حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ موصوفہ سیٹھی میڈیکوز ربوہ کے منظور الحق سیٹھی صاحب کی والدہ محترمہ ہیں۔

○ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل کی والدہ محترمہ فاطمہ نجم صاحبہ اہلیہ مکرم نجم الدین شہید صاحب 29/1 دارالنصر غربی ربوہ ایک ہفتہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال نصر غربی ربوہ کا نواسہ ولید احمد ابن مکرم ماسٹر عبدالوحید صاحب پکی کوٹلی سیالکوٹ شدید بیمار ہے۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم میاں منیر احمد صاحب کا کارڈیالوجی سنٹر کراچی میں دل کا اپریشن ہو رہا ہے

○ محترمہ ساحرہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری محمد یوسف صاحب سائیکل ورکس خادم بیت الھدایت محلہ باب الابواب ربوہ بوجہ عارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم غلام حسین صاحب مرحوم دارالعلوم غربی رعشہ کی تکلیف سے شدید بیمار ہیں علاج کی غرض سے اسلام آباد لے جائے گئے ہیں۔

○ عزیز سفیر احمد ابن مکرم رانا جاوید اقبال صاحب دارالعلوم غربی ربوہ الرجی کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔

احباب دعا کریں خدا تعالیٰ ان سب مریضوں کو معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم نجیب الرحمٰن اطہر صاحب نے جو مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سابق سیکرٹری بہشتی مقبرہ کے پوتے ہیں' ایم اے اکنامکس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ اب کمپیوٹر کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب سے عزیز کی مزید دینی و دنیاوی کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری مطلوب احمد بھلی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ابن مکرم چوہدری مقصود احمد بھلی صاحب ایڈووکیٹ آف مالو کے بھلی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی شادی 6- مارچ 1999ء کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ نزہت نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ہندل آف بہلولپور تحصیل نارووال کے ساتھ منعقد ہوئی ان کا نکاح بعوض -/35000 روپے حق مہر پر اسی روز مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع نارووال نے پڑھا۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

مکرم چوہدری مطلوب احمد بھلی صاحب محترم چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم آف مالو کے بھلی کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم سردار نذیر احمد صاحب مرحوم ساکن نانوڈوگر ضلع لاہور مورخہ 99-4-28 صبح 6 بجے بعارضہ قلب وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 63 برس تھی۔ اگلے روز بوجہ موصیہ ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا ایک بیٹا جرمنی میں تھا۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ ان کا انتظار کیا گیا اور رات 10 بجے دارالضیافت کے احاطہ میں محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں محترم منیر احمد بسمل صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔

مرحومہ عرصہ بیس سال نانوڈوگر میں صدر لجنہ رہیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ڈوگر صدر جماعت نانوڈوگر اور مکرم فضل الٰہی صاحب جنرل سیکرٹری و امور عامہ من ہائم جرمنی ہیں۔ اور ایک بیٹی بشارت جمیل بھی جرمنی میں ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-23 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ- 5- مئی 1999ء

12-40 a.m. نارویجین سروس۔
1-00 a.m. ہماری کائنات۔
1-30 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
2-35 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
3-05 a.m. تقریر۔ از حافظ مظفر احمد صاحب۔
4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. تقریر۔ از حافظ مظفر احمد صاحب۔
7-05 a.m. اردو کلاس۔
8-10 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سواحیلی سروس۔ سیرت النبی ﷺ
11-50 a.m. درس الحدیث۔ سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
12-15 p.m. ہماری کائنات۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔
5-10 p.m. تبرکات۔ تقریر از مولانا جلال الدین شمس صاحب جلسہ سالانہ 1955ء۔
5-50 p.m. بنگالی سروس۔
6-55 p.m. ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر۔ علمی و تفریحی پروگرام۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
10-25 p.m. اردو کلاس
11-30 p.m. لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 6- مئی 1999ء

12-30 a.m. فرنچ پروگرام۔ حضرت رسول کریم ﷺ کی زندگی۔
1-05 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
1-50 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔

1-30 a.m. انگریزی زبان کا صحیح استعمال۔ از پاکستان۔
2-05 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
3-05 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. تقریر۔ تربیت اولاد۔ از محمد اسلم صاحب
4-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. تبرکات۔ تقریر جلسہ سالانہ 1958ء
7-00 a.m. اردو کلاس۔
8-05 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
8-25 a.m. تقریر۔ تربیت اولاد۔ از محمد اسلم صاحب۔
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
11-05 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 16-5-97
12-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔
2-25 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ پیرہن۔
12-50 p.m. لقاء مع العرب۔
1-50 p.m. اردو کلاس۔
12-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-35 p.m. عربی زبان سیکھئے۔
4-50 a.m. فرام دی آرکائیوز۔ حضرت صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔ 21-12-85
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔ 8-8-94
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن۔
8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-20 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. لقاء مع العرب۔

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیئے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3- مئی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
4- مئی- غروب آفتاب- 6-54
5- مئی- طلوع فجر- 3-45
5 مئی- طلوع آفتاب 5-16

عالمی خبریں

امریکہ کی افغانستان کو دھمکی

امریکہ نے افغانستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے اسامہ بن لادن کو اپنے ملک سے نہ نکالا تو نتائج خطرناک ہونگے۔ طالبان جب تک خواتین کو جائز حقوق نہیں دیں گے انہیں بین الاقوامی طور پر تسلیم نہیں کیا جائے گا ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ وہ منشیات کی سمگلنگ روک رہے ہیں۔

نیٹو طیاروں کی بمباری-60 ہلاک

نیٹو کے طیاروں کے سربوں کے ٹھکانوں پر حملوں کے دوران ایک بس بھی زد میں آگئی جس سے 60 مسافر ہلاک ہو گئے۔ طیاروں نے پرسٹینا کے قریب ایک پل پر حملہ کیا۔ یہ بس اس وقت پل سے گزر رہی تھی۔ بس کے پرخچے اڑ گئے۔ نیٹو نے اس واقعہ کو پائلٹ کی غلطی قرار دیا۔ چند گھنٹوں بعد اسی پل پر دوبارہ حملہ کیا گیا جس سے ایمرجنسی ٹیم کا ڈاکٹر زخمی ہو گیا۔ نیٹو کے طیاروں نے ایک ہوائی اڈے اور آئل ریفائنری کو بھی نشانہ بنایا۔

نیٹو کے دو لاکھ فوجیوں پر روس کی تشویش

روس کے وزیر اعظم پریماکوف نے کہا ہے کہ اگر نیٹو نے زمینی فوجوں کا استعمال کیا تو اسے فوجی دفن کرنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ نیٹو کے دو لاکھ زمینی فوج بھیجنے کے فیصلے سے تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیٹو کا مقصد میلاسوچ کو اقتدار سے ہٹانا ہے لیکن وہ مسلسل جارحیت کے سامنے بھی ہتھیار نہیں ڈالے گا۔

امریکی قیدی رہا

سربیا نے امریکہ کے تین فوجیوں کو رہا کر دیا ہے۔ مارچ کے آغاز میں ان فوجیوں کو مقدونیہ کی سرحد سے گرفتار کیا گیا تھا۔

فوج کے کردار کی مخالفت

جاپان کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کا ملک عالمی تنازعات میں فوج کے کردار کا مخالف ہے۔ جنگیں مسائل کا حل نہیں ہوتیں۔ ہم جنگ کے دوران ہونے والی تباہ کاریوں اور جنگوں کے نتائج سے پوری طرح آگاہ ہیں۔

کانگو میں وائرس سے 78 ہلاک

افریقہ کے ملک کانگو میں ایبولا وائرس سے پھیلنے والی بیماری سے مختلف علاقوں میں 78- افراد ہلاک ہو گئے جبکہ مزید ہلاکتوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

میلاسوچ کی امن تجاویز

سربیا کے صدر میلاسوچ نے صدر کلنٹن کو امن تجاویز بھجوا دی ہیں۔ اس میں صدر سے ملاقات کی خواہش بھی ظاہر کی گئی ہے۔

امریکہ کے اقدامات

امریکہ نے سربیا پر تجارتی پابندیاں عائد کر دی ہیں اس کے تحت سربیا کو تیل، سافٹ ویئر اور اہم تجارتی سامان کی ترسیل رک جائے گی۔ امریکہ نے سربیا کے تمام اثاثے منجمد کر دیئے ہیں۔ سربیا سے امریکہ بھیجی جانے والے اشیاء پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ اگر سربیا نے کوسوو میں بین الاقوامی فوج کی تعیناتی اور مسلمانوں کا قتل عام بند نہ کیا تو اس کے خلاف فوجی کارروائی مزید تیز کر دی جائے گی۔

ملکی خبریں

گوہر ایوب کے خلاف تحقیقات

وزیر اعظم نے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی ہے جو یہ معلوم کرے گی کہ 49- ارکان واقعی بجلی چور ہیں یا یہ مسلم لیگ کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ وزیر پانی و بجلی گوہر ایوب خان کی جواب طلبی کی جا رہی ہے کہ بجلی چور ارکان کی فہرست کہاں سے آئی۔

پٹرول نو فیصد مہنگا ہو گا

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ پٹرول 9 فیصد مہنگا ہو گا۔ گندم کی قیمت بھی بڑھے گی۔ ڈالر اور روپے کی قیمت کا تعین از سرنو ہو گا یہ نرخ کسی بھی وقت یکساں کر دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ تیل کی قیمت میں 30 فیصد اضافے کا دباؤ مسترد کر دیا ہے۔

دھیان پیپلز پارٹی کی طرف

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز کے بیٹے عمران عزیز نے کہا ہے کہ ان پر قاتلانہ حملے پر دھیان پیپلز پارٹی کی طرف جاتا ہے۔ میری کسی سے دشمنی نہیں۔ انہوں نے کہا میں ان وکلاء کے ساتھ مل کر کام کرتا ہوں جو احتساب بنچ میں بینظیر اور زرداری کے خلاف پیش ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میں یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔

آزادی صحافت کے لئے قانون سازی

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آزادی صحافت کے لئے قانون سازی کرنے کے لئے حکومت سے تعاون کرنے پر تیار ہیں۔ انہوں نے صحافت کو پابند سلاسل کرنے اور اخبارات و جرائد پر ناروا پابندیاں عائد کرنے کی حکومتی کوششوں کی مذمت کی۔ آزادی صحافت کے عالمی دن اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ اطلاعات تک آسانی سے رسائی آزادی صحافت کا لازمی عنصر ہے۔

عمران عزیز پر حملے میں دو گرفتار

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس راشد عزیز کے بیٹے پر قاتلانہ حملے میں پیپلز پارٹی کا پلو خارج کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے ان کے دفتر کے دو ملازموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ دونوں کے بیانات میں تضاد سے معاملہ مشکوک ہو گیا ہے۔

400- افراد گرفتار

پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے عمران عزیز پر حملے کے بعد ان کے قریباً 400- کارکن اور عہدیدار گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

زرداری کو لاہور لایا گیا

سینیٹر آصف علی زرداری کو اچانک لاہور پہنچا دیا گیا۔

آپ کی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پورا کرنے والا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان جس کی نچلی منزل 5 کمرے، ایک سٹور، ایک باورچی خانہ اور تین باتھ پر مشتمل ہے۔ اور اوپر والی منزل ایک کمرہ اور ایک باتھ پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم وسطی میں برائے فروخت موجود ہے۔ پانی، بجلی اور گیس کی سہولت بھی موجود ہے۔
رابطہ - عبدالرشید مکان نمبر 18/52 دارالعلوم وسطی ربوہ

خوشخبری
برقعہ کی سلائی میں حیرت انگیز کمی
سادہ برقعہ -/100 روپے میں
نیز برقعوں کا کپڑا بھی دستیاب ہے
فینسی ٹیلرز
بالمقابل جامعہ احمدیہ گیٹ نمبر 2 کالج روڈ

بروکریج ہاؤس / ڈالر رچ
سٹاک ایکسچینج شیئرز کی ٹریڈنگ بذریعہ کمپیوٹر لائن کی جاتی ہے۔ ریٹ ہمہ وقت سکرین پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
☎ 0300-661524-44339-730288

ہماری ہاں جستی روم کولرز *گیزر *کوکنگ رینج *روم ہیٹر *ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
☎ 5114822
5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

ایم اے ایم ایس سی اساتذہ کے زیر نگرانی
داخلہ جاری ہے
داخلہ تحریری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا
سکالرز انگلش اکیڈمی بشمول ناصر پبلک سکول
رجسٹرڈ / منظور شدہ
نرسری تا میٹرک سائنس و آرٹس
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ فون 550

ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
ہمیں اپنی تیار کردہ ہومیوپیتھک پراڈکٹس جس میں
☆ ہومیو پوٹینسی ☆ ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز ☆ بائیوکیمک سالٹ
☆ گلوبیولز اور ڈسکس ☆ کمبینشن ☆ ویٹرنری میڈیسن
کے لئے پاکستان بھر میں ضلع اور ڈویژن کی سطح پر ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں جو کہ مالی طور پر مستحکم اور میڈیسن کی فیلڈ میں تجربہ کار ہوں۔ رجوع کریں۔
N AL-NOOR
AL-NOOR HOMEOPATHIC PHARMACCUTICALS (Rgd.)
603-A, PEOPLES COLONY No.2 FAISALABAD
Phone 041-44384 & 45266 FAX: 041-713567